سوال

(221) عورت نے روزوں کی نذرمانی پھر اس پر عمل نہ کر سکی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے نذرمانی کہ اگر اس کا حمل محفوظ رہا اور بچہ صحیح سالم پیدا ہوا تو وہ ایک سال کے روزے رکھے گی، اور واقعتا اس کا حمل پوری مدت تک سالم رہا اور اس نے صحیح سالم بچے کو جنم دیا، پھر اسے معلوم ہوا کہ وہ روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ اب اسے کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات تو شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ نذر ایک عبادت ہے اور اللہ رب العزت نے نذر پوری کرنے والوں کی مدح فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا (الانسان: 76 7)

''یہ لوگ نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی۔'' (یعنی جس کی برائی چاروں طرف پھیلنے والی ہوگی)۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ، فَلَا يَعْصِهِ) (رواہ البخاری، کتاب الایمان باب 28 واحمد 6 31 وابوداؤد، کتاب الایمان، باب 19)

''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذرمانی تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جس نے اس کی نافرمانی کی نذرمانی وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔''

ایک شخص نے بوانہ نامی جگہ پر اونٹ ذبح کرنے کی نذرمانی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی ایسا بت ہے جس کی پرستش کی جاتی ہو؟ کہا گیا: ''نہیں'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: 'کیا وہاں جاہلیت کا کوئی میلہ لگتا ہے؟' کہا گیا: ''نہیں'' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ) (ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور، باب 23)

''اپنی نذر پوری کر، اللہ کی نافرمانی پر مشتمل نذر قطعاً پوری نہیں کرنی چاہیے اور نہ اس چیز کی نذر کہ جس کا انسان مالک ہی نہیں۔''

سائلہ نے یہ بتایا ہے کہ اس نے سال بھر کے روزے رکھنے کی نذر مانی تھی، جبکہ ایک سال کے مسلسل روزے رکھنا زندگی بھر کے روزے رکھنے کے مترادف ہے، جو کہ مکروہ ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(مَن صَامَ الدہرَ فلَا صَامَ وَلاَ أَفطَرَ) (رواہ احمد 4 25)

''جس نے زندگی بھر روزہ رکھا تو اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔''

اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مکروہ عبادت اللہ تعالیٰ کی معصیت ہے، لہذا ایسی نذر پوری نہیں کرنی چاہیے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(لو نذر عبادۃ مکروہۃ مثل قیام اللیل کلہ وصیام النہار کلہ لم یجب الوفاء بہذا النذر) (فتاویٰ ابن تیمیہ)

''اگر کسی نے مکروہ عبادت کی نذر مانی مثلاً یہ کہ وہ ہمیشہ رات بھر قیام کرے گا اور ہمیشہ دن کا روزہ رکھے گا، تو ایسی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں۔''

اس اعتبار سے سائلہ پر قسم کا کفارہ واجب ہے، جس کی مقدار دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ ہر مسکین کو شہر کی غالب خوراک مثلاً کھجور، چاول وغیرہ سے نصف صاع (تقریباً ڈیڑھ کلو) دینا ہوگا۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو مسلسل تین روزے رکھنے ہوں گے۔ وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔۔۔ دارالافتاء کمیٹی۔۔۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

نذریں اور قسمیں، صفحہ: 241

محدث فتویٰ